## سوال

699

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

پیشہ وکالت میں انسان بسا اوقات ایک خرابی کو روکنے اور اسے دور کرنے کے سلسلے میں مدد کرتا ہے کیونکہ وکیل کا مقصد ایک بے گناہ شخص کو سزا سے بچانا ہوتا ہے تو کیا وکیل کی کمائی حرام ہے؟ کیا بطور وکیل کام کرنے کے سلسلے میں اسلام نے کچھ شروط عائد کی ہیں؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

مایت سے (مفاعلة کا صیغہ) ہے اور حمایت اگر شر کے لئے اور اس کی طرف سے دفاع کے لئے ہو تو بلاشبہ یہ حرام ہے، کیونکہ یہ اس امر کا ارتکاب ہے، جس اللہ تعالیٰ نے اپنے اس ارشاد میں منع فرمایا ہے:

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ...٢... سورة المائدة

ماہ اور ظلم کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کیا کرو۔''

اور اگر وکالت خیر کی حمایت اور اس کے دفاع کے لئے ہو تو یہ قابل ستائش ہے اور اس کا حسب ذیل ارشاد باری تعالیٰ میں حکم دیا گیا ہے۔

تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ...٢... سورة المائدة

یکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو۔''

، اپنے آپ کو پیشہ وکالت کے لئے تیار کیا ہو، اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ جس کیس کو لے رہا ہو اس کا مطالعہ کرے اور خوب جائزہ لے۔ اگر مؤکل کا موقف حق پر مبنی ہو تو کیس کو لے لے، حق کی حمایت اور حقدار کی مدد کرے اور اگر اس کا موقف مبنی بر حق نہ ہو تو پھر بھی وکالت کرے لیکن اس مؤکل کے

انصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا۔ (بخاری)

کی مدد کیا کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔''

م نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مظلوم کی مدد کی بات تو سمجھ میں آتی ہے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

نعُهُ، مِنَ الظُّلْمِ فَإِنَّ ذَلِكَ نَصْرُهُ۔ (بخاری)

، مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے منع کرو۔''

وکیل کو اگر یہ معلوم ہو کہ مؤکل کا یہ دعویٰ مبنی بر حق نہیں ہے تو اس پر واجب ہے کہ اسے سمجھائے اور اس دعویٰ کے بارے میں اسے اللہ تعالیٰ کے خوف سے ڈرائے اور اسے بتائے کہ اس کا یہ دعویٰ باطل ہے تاکہ وہ اسے چھوڑ دے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

## ج3ص557

محدث فتویٰ